Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۴۲

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

الفضل
روزنامہ
ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

بروز جمعہ

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۱/۲۶	۲ محرم ۱۳۹۲ھ، ۱۸ تبلیغ ۱۳۵۱ہش، ۱۸ فروری ۱۹۷۲ء	نمبر ۴۰

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۷ تبلیغ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ۱۶ تبلیغ کی رپورٹ مظہر ہے کہ:۔

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

احباب توجہ اور التزام کے ساتھ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت سے رکھے اور ہر لمحہ اپنی خاص تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین۔

ربوہ ۱۷ تبلیغ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت مختلف عوارض کی وجہ سے اکثر ناساز رہتی ہے۔

احباب جماعت بالالتزام دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ کو اپنے فضل سے کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین۔

تنزانیہ سے اطلاع ملی ہے کہ مکرم عبدالرشید صاحب رازی کا بچہ عزیز ناصر احمد بیمار ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز موصوف کو صحتِ کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔

(وکالتِ تبشیر ربوہ)

مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب خلیل سابق مبلغ افریقہ ایک عرصہ سے بعارضہ فالج بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کریں۔

احمدی سرجن توجہ کریں

"نصرت جہاں آگے بڑھو" پروگرام کے لئے فوری طور پر سرجنوں کی ضرورت ہے۔

احمدی سرجن جو کم از کم ایم۔ بی۔ بی۔ ایس ہوں، اپنی خدمات فوراً اپنے امام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حضور پیش کریں اور اپنے کوائف سے ہمیں اطلاع دیں۔

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اگر انسان غور و فکر کرے تو معلوم ہو گا کہ تمام محامد و صفات کا حقیقی مستحق صرف اللہ تعالیٰ ہے

کوئی انسان یا اور کوئی مخلوق حقیقی طور پر حمد و ثنا کی مستحق نہیں ہے

"اگر انسان غور اور فکر سے دیکھے تو اُس کو معلوم ہو گا کہ واقعی طور پر تمام محامد اور صفات کا مستحق اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ اور کوئی انسان یا مخلوق واقعی اور حقیقی طور پر حمد و ثنا کی مستحق نہیں ہے۔ اگر انسان بغیر کسی قسم کی غرض اور ملونی کے دیکھے تو اُس پر بدیہی طور پر کُھل جاوے گا کہ کوئی شخص جو مستحق حمد قرار پاتا ہے وہ یا تو اِس لئے مستحق حمد ہو سکتا ہے کہ کسی ایسے زمانہ میں جبکہ کوئی وجود یا وجود کی خبر نہ تھی وہ اُس کا پیدا کرنے والا ہو یا اِس وجہ سے کہ ایسے زمانہ میں کہ کوئی وجود نہ تھا اور نہ معلوم تھا کہ وجود اور بقاء وجود اور حفظِ صحت اور قیامِ زندگی کے لئے کیا کیا اسباب ضروری ہیں اور اُس نے وہ سب سامان مہیا کئے ہوں یا ایسے زمانہ میں کہ اُس پر بہت مصیبتیں آسکتی تھیں اُس نے رحم کیا ہو اور اُس کو محفوظ رکھا ہو اور یا اِس وجہ سے مستحق تعریف ہو سکتا ہے کہ محنت کرنے والے کی محنت کو ضائع نہ کرے اور محنت کرنیوالوں کے حقوق پورے طور پر ادا کرے۔ اگرچہ بظاہر اُجرت کرنے والے کے حقوق کا دینا معاوضہ ہے لیکن ایسا شخص بھی مُحسن ہو سکتا ہے جو پورے طور پر حقوق دے یہ صفات اعلیٰ قسم کی ہیں جو کسی کو مستحق حمد و ثنا بنا سکتے ہیں۔ اب غور کر کے دیکھ لو کہ حقیقی طور پر ان سب محامد کا مستحق صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے جو کامل طور پر ان صفات سے متصف ہے۔ اور کسی میں یہ صفات نہیں ہیں۔" (ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۰۹)

تحریکِ وقفِ عارضی کی ضرورت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"عارضی وقف کی ضرورت بہت ہے۔ بات یہ ہے کہ جماعت کا ایک حصہ بھول گیا ہے کہ افرادِ جماعت خود مربی سلسلہ ہیں اور مربیوں کی تعداد میں جو تھوڑا سا اضافہ ہوا ہے وہ کافی نہیں۔ جماعت سمجھتی ہے کہ اصلاح وارشاد کا کام مربیوں کا ہے..... حالانکہ ہر احمدی کو بڑی توجہ کے ساتھ اصلاح وارشاد کا کام کرنا چاہیئے۔ یہ توجہ پیدا کرنے کے لئے اور جماعت میں اصلاح وارشاد کا شوق پیدا کرنے کے لئے میں نے عارضی وقف کی سکیم جاری کی ہے۔" (رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۶۶ء صفحہ ۱۵،۱۴)

احباب جماعت کا فرض ہے کہ اپنے آپ کو وقفِ عارضی کی سکیم میں شامل کریں۔ ہر احمدی مرد ہو یا عورت ہر سال کم از کم دو ہفتے خدمت دین، تعلیم قرآن مجید اور تربیت جماعت کیلئے وقف کرے۔ فارم وقف میرے دفتر سے طلب کر کے پُر فرمائیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن)

(مسعود احمد پبلشر وایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۸ تبلیغ ۱۳۵۱ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حق کا غلبہ اسکی پوشیدہ طاقت کا مرہون ہوتا ہے

ہم نے ۱۶ ماہ تبلیغ (فروری) کے شمارہ میں قرآن مجید کی آیات کی رُو سے واضح کیا تھا کہ حق بالآخر غالب آکر رہتا ہے۔ یہ تو ہو سکتا ہے کہ معرکہ حق و باطل کے دوران وقتی اور عارضی طور پر حق کو بظاہر ہزیمت سے دوچار ہونا پڑے لیکن یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ بالآخر حق غالب نہ آئے اور باطل اس طرح مغلوب نہ ہو کہ اس کا نام ونشان باقی نہ رہے

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں اس کی ایک بہت ہی ٹھوس اور وزنی دلیل بیان فرمائی ہے اور وہ یہ ہے کہ حق کا بالآخر غالب آنا اس لئے ضروری ہوتا ہے کہ اُس میں یہ قوت ہوتی ہے کہ وہ ایک دفعہ مرنے کے بعد پھر زندہ ہو جائے۔ وہ مر مر کے زندہ ہوتا ہے۔ برخلاف اسکے باطل میں یہ طاقت نہیں ہوتی کہ وہ مرنے کے بعد پھر زندہ ہو سکے یا اپنی زندگی کو برقرار رکھ سکے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اِس حقیقت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرکے فرماتا ہے:۔

قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيْدُ (سبا آیت ۵۰)

اے رسول کہہ دے کہ کامل حق آگیا ہے اور باطل کوئی چیز پیدا نہیں کرتا اور نہ کسی ہلاک شدہ چیز کو واپس لا سکتا ہے۔

اس آیت میں یہ کہہ کر کہ حق آگیا ہے، حق کے غالب آنے اور باطل کے مٹنے کا ذکر کیا گیا ہے اور دلیل یہ دی گئی ہے کہ باطل میں یہ طاقت ہی نہیں ہوتی کہ وہ مرکر پھر زندہ ہو سکے، یہ طاقت صرف حق میں ہی ہوتی ہے کہ وہ مرکر (یعنی عارضی طور پر مغلوب ہوکر) پھر زندہ ہو جاتا یعنی غالب آجاتا ہے، باطل جب مٹنا شروع ہوتا ہے تو مٹتا ہی چلا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ ہمیشہ کے لئے نیست و نابود ہو جاتا ہے۔ چنانچہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مذکورہ بالا آیت کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"مطلب یہ ہے کہ سچی اور کامیاب تحریکیں حق سے پیدا ہوتی ہیں۔ باطل کوئی کامیاب تحریک نہیں چلا سکتا جو حق کے مقابلہ میں ٹھہر سکے۔ اور جب حق آجائے اور باطل تباہ ہو جائے جیسا کہ فرمایا قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ (سورہ بنی اسرائیل رکوع ۹) تب باطل میں یہ طاقت نہیں ہوتی کہ وہ اپنی مُردہ تحریک کو زندہ کر سکے یہ طاقت حق ہی میں ہے کہ وہ مر مر کر زندہ ہوتا ہے اور اپنے دشمنوں کو ناکام کرتا رہتا ہے۔" (تفسیر صغیر حاشیہ ص۹۰۵)

ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ نے واضح فرمایا ہے کہ حق بہر حال اِس لئے غالب آتا ہے کہ خدا تعالیٰ اُسے خود قائم کرکے رہتا ہے اور باطل اس لئے مغلوب ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ اسے خود مٹا ڈالتا ہے اور جب وہ ایک دفعہ مٹ جائے تو پھر دُنیا کی کوئی طاقت اسے از سرِ نو قائم نہیں کر سکتی اس لئے کہ خدا تعالیٰ اس کو جڑ سے کاٹ کر رکھ دیتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَيُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّحِقَّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَيَقْطَعَ دَابِرَ الْكٰفِرِيْنَ ۔ لِيُحِقَّ الْحَقَّ وَيُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ○ (الانفال آیات ۸،۹)

اللہ کا ارادہ ہمیشہ یہی ہوتا ہے کہ وہ حق کو اپنے احکام کے ذریعہ سے پورا کرے اور کافروں کی جڑ کاٹ دے اور اس سے غرض یہی ہوتی ہے تاکہ اِس طرح وہ حق کو (پوری طرح) قائم کر دکھائے اور باطل کو تباہ کرکے رکھ دے خواہ مجرم اسے ناپسند ہی کیوں نہ کریں۔

پس باطل اور باطل کے پرستار مٹنے کے لئے ہی ہوتے ہیں جبکہ حق اور حق کے علمبردار جو خدائے واحد کے سوا کسی کے پرستار نہیں ہوتے بالآخر غالب آکر رہتے ہیں۔ عارضی ناکامیوں سے وہ دوچار ہو سکتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی حکمتِ بالغہ کے ماتحت بسا اوقات انہیں عارضی ناکامیوں سے دوچار ہونا پڑتا ہے لیکن یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ بالآخر وہ باطل کے مقابلہ پر کامیاب نہ ہوں اور اسے ہمیشہ ہمیش کے لئے مغلوب نہ کر دکھائیں۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں سرزمینِ عرب میں حق اس شان سے غالب آیا کہ باطل کا نام ونشان تک ہمیشہ ہمیش کے لئے مٹ کر رہ گیا اور پھر حق جزیرہ نمائے عرب سے نکل کر اقصائے عالم میں باطل کو مغلوب کرکے پھیلتا ہی چلا گیا۔ چنانچہ خود قرآن مجید کی آیت جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِس پر شاہد ناطق ہے اور خود تاریخ عالم اِس پر گواہ ہے۔

پس مسلمانوں کے لئے باطل قوتوں کے بالمقابل عارضی ناکامیوں پر مایوس یا ہراساں ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کیونکہ حق پر ہونے کی وجہ سے ان کا بالآخر فتحمندی اور غلبہ سے دوچار ہونا یقینی ہے۔ اس لئے کہ یہ خدا تعالیٰ کا فیصلہ ہے کہ بالآخر حق غالب آئے اور باطل نہ صرف مغلوب ہو بلکہ مٹ جائے اور اِس طرح کافروں کی جڑ کٹ کر رہ جائے۔ البتہ یہ امر ضروری اور نہایت ضروری ہے کہ مسلمان خالص حق کے علمبردار بنے رہیں نہ اپنے پاس سے اس میں کوئی کھوٹ ملائیں اور نہ اپنے اعمال کو باطل نظاموں کی تقلید میں کھوٹ سے ملوث ہونے دیں، قول اور عمل کے لحاظ سے حقیقی مومن بنے رہیں تا اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ○ کا خدائی وعدہ ان کے حق میں پورا ہو۔ ایک تو حق پر قائم ہونا ضروری ہے۔ دوسرے اِس یقین سے مالا مال ہونا ضروری ہے کہ حق خواہ کچھ ہو جائے غالب آکر رہے گا۔

سات اچھی اور سات بُری باتیں

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سات باتوں کی پابندی کا حکم دیا ہے اور سات باتوں سے منع فرمایا ہے چنانچہ حضرت براءؓ بن عازب سے روایت ہے کہ:۔

اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ: اَمَرَنَا بِعِيَادَةِ الْمَرِيْضِ، وَاِتِّبَاعِ الْجَنَازَةِ، وَتَشْمِيْتِ الْعَاطِسِ، وَاِبْرَارِ الْمُقْسِمِ، وَنَصْرِ الْمَظْلُوْمِ وَاِجَابَةِ الدَّاعِيْ، وَاِفْشَاءِ السَّلَامِ۔ وَنَهَانَا عَنْ خَوَاتِيْمِ اَوْ تَخَتُّمٍ بِالذَّهَبِ، وَعَنْ شُرْبٍ بِالْفِضَّةِ، وَعَنِ الْمَيَاثِرِ الْحُمْرِ، وَعَنِ الْقَسِّيِّ، وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ وَالْاِسْتَبْرَقِ وَالدِّيْبَاجِ۔

(بخاری باب افشاء السلام)

یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سات باتوں کا حکم دیا اور سات باتوں سے روکا۔ حکم دیا بیمار کی عیادت کریں، جنازوں میں شامل ہوں، چھینکنے والے کی چھینک کا جواب دیں، اُس کی قسم پُوری کرنے میں مدد کریں، مظلوم کی مدد کریں، دعوت کرنے والے کی دعوت قبول کریں اور سلام کو رواج دیں۔ آپؐ نے ہمیں روکا سونے کی انگوٹھی پہننے سے، چاندی کے برتن میں پانی پینے سے، سُرخ اور ریشمی گدّوں پر بیٹھنے سے (یعنی زرّیں مرصع پالان اور کاٹھیاں بنانے، ریشمی فرش بچھانے سے) قسّی نامی کپڑا (جو ریشم اور سُوت ملا کر بنایا جاتا ہے) پہننے سے، اطلس اور دیباج (یعنی خالص ریشم) پہننے سے۔

یہ سات اچھی باتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنہیں اختیار کرنے کا حکم دیا ہے اور سات بُری باتیں جن سے آپؐ نے روکا ہے بظاہر چھوٹی اور معمولی نظر آتی ہیں لیکن اوّل الذکر سات کا اختیار کرنا اور مؤخر الذکر سات سے رُکنا اسلامی معاشرہ کے قیام کے لحاظ سے بنیادی اہمیت کا حامل ہے۔

نصرتِ الٰہی کا ایک اہم ذریعہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اِس امر کو نصرتِ الٰہی کا ایک اہم ذریعہ قرار دیا ہے کہ انسان خود حکومت، اختیار یا عہدہ کا طالب نہ ہو۔ جب اِس حال میں کہ انسان اِن چیزوں کا طلبگار نہ ہو، یہ چیزیں اُسے ملتی ہیں تو پھر اللہ تعالیٰ ایسے انسان کا خود مددگار بن جاتا ہے اور اس میں ان سے عہدہ برآ ہونے کی صلاحیت پیدا کر دیتا ہے۔ برخلاف اسکے جب انسان حکومت، اختیار یا عہدہ خود مانگ کر حاصل کرتا ہے تو پھر وہ نصرتِ الٰہی کا مستحق نہیں رہتا۔ چنانچہ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن سمرہ کی روایت ہے کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں مخاطب کرکے فرمایا:۔

لَا تَسْأَلِ الْاِمَارَةَ فَاِنَّكَ اِنْ اُعْطِيْتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ اُعِنْتَ عَلَيْهَا وَاِنْ اُعْطِيْتَهَا عَنْ مَسْأَلَةٍ وُكِلْتَ اِلَيْهَا وَاِذَا حَلَفْتَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَرَاَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا فَاْتِ الَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ وَكَفِّرْ عَنْ يَمِيْنِكَ (بخاری)

یعنی اے عبدالرحمٰن! تُو امارت اور حکومت مت مانگ اگر تجھے بغیر مانگے یہ عہدہ ملے تو اس ذمہ داری کے بارہ میں تیری مدد کی جائے گی یعنی اللہ تعالیٰ تیری مدد فرمائے گا۔ اور اگر تیرے مانگنے پر تجھے یہ عہدہ دیا گیا تو تُو اِس کی گرفت میں ہوگا یعنی تائیدِ الٰہی سے محروم رہے گا۔ اور جب تُو قسم کھائے اور پھر اس کے برعکس بہتر بات نظر آئے تو وہ بہتر بات کر اور اپنی قسم توڑ دے البتہ اس کا کفارہ ادا کر دے۔

بالعموم دیکھنے میں آتا ہے کہ لوگ عہدوں کے طالب ہوتے ہیں اور خود مانگ مانگ کر عہدے حاصل کرتے ہیں حالانکہ وہ نہیں جانتے کہ وہ خود مُنہ سے عہدہ مانگ کر اپنے لئے جنجال سمیٹ رہے ہیں اور اپنے آپ کو مشکلات میں پھنسا رہے ہیں۔ جب کوئی عہدہ بن مانگے ملے تو وہ انعام ہوتا ہے اور جب مانگنے سے ملے تو نرا وبال۔ اِس لئے ہمیشہ دُعا کرتے رہنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ انعام کا مورد بنائے اور وبال سے محفوظ رکھے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع کے موقع پر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا اختتامی روح پرور خطاب

اگر تم قرآن کریم کی اشاعت کیلئے انتہائی کوشش کرو گے اللہ تعالیٰ تم پر بے شمار فضل کرے گا

(فرمودہ ۱۷ اخاء ۱۳۵۰ ہش مطابق ۱۷ اکتوبر ۱۹۷۱ء)

(۳)

ذہین بچوں کی اعلیٰ تعلیم

ایک اور دوست سے میں نے بات کی۔ میں نے کہا ہم غریب سی جماعت ہیں جہاں تک ہماری بساط اور طاقت ہے ہم اپنے ذہین بچوں کو ضائع نہیں ہونے دیتے۔ ابھی ان شاء اللہ کل ہی ایک غریب مگر ذہین بچہ انگلستان جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اُسے حساب کے ایک خاص شعبے میں بڑا اچھا ذہن دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی ذہانت اور فراست کو اور زیادہ تیز کرے۔ پس قوم نے اس کا انتظام کیا۔ وہ ولایت جا کر پڑھے گا اور اگر حالات یہی رہے اور اس کی توجہ بھی قائم رہی اور اللہ تعالیٰ نے اس کے ذہن کو بھی اسی طرح ٹھیک رکھا تو وہ ان شاء اللہ تعالیٰ دس سالوں کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا کے چوٹی کے دماغوں میں شامل ہو جائے گا۔

پس ہم اس معاملہ میں کنجوس نہیں ہیں۔ جو جماعت کے بچے ہیں ابھی تک اگر اُن کے متعلق ہمیں پتہ لگ جائے اور ہمیں طاقت ہو تو ہم ان کی بھی مدد کرتے ہیں۔ ہم نے خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم سے اپنے غیر احمدی بھائیوں کے سینکڑوں بچوں کو اعلیٰ تعلیم دلوائی ہے۔ جس سے ان کے خاندانوں کی کایا پلٹ گئی ہے۔ ہمارے اس علاقہ کے ایک مزدور کا بچہ تھا۔ جس کے لئے باپ ایک پیسہ خرچ نہیں کر سکتا تھا پتہ نہیں کس طرح اس بیچارے نے میٹرک پاس کیا۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس کی پڑھائی کے لئے مدد کرنے کی توفیق عطا فرمائی اور اب وہ وکیل ہے۔ اس پر ہمارا کوئی احسان نہیں ہے۔ ہم خوش ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنا فرض ادا کرنے کی توفیق بخشی۔ یہ اس کا حق تھا۔ دوسرے لوگ اُسے دے نہیں رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے توفیق دی کہ ہم اُسے یہ حق دے دیں۔ اب اس کا گھر ایک مزدور کا گھر نہیں رہا۔ وہ ایک وکیل کا گھر بن گیا ہے۔ دنیوی نقطہ نگاہ سے بھی اس میں بڑا فرق ہے عزت کے لحاظ سے بھی اور مال کے لحاظ سے بھی بڑا فرق ہے۔

غرض اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اگر تم اپنے قول اور فعل سے قرآن کریم کی اشاعت میں لگے رہو گے اور اشاعت قرآن کے لئے اپنی طرف سے انتہائی کوشش کرو گے یعنی وہ کوشش جس کو کبھی ہم غلبہ اسلام کی کوشش کہتے ہیں کبھی اشاعت اسلام کی کوشش کا لفظ بولتے ہیں۔ کبھی ہم خدا تعالیٰ کی محبت پیدا کرنے کے الفاظ بولتے ہیں اور در اصل ہر کوشش کا آخری نتیجہ یہی نکلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے پیار ہو۔ کیونکہ اللہ ہی اللہ ہے اور یہ حقیقت ہے اس میں ذرا بھی مبالغہ نہیں ہے۔ باقی تو سارے وسائل ہیں یا غیر متعلق چیزیں ہیں دنیا نے غیر متعلق بنا دیا ہے ورنہ اصل میں تو اللہ تعالیٰ نے سب چیزوں کو وسائل ہی بنایا تھا اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کا۔

اشاعتِ قرآن کریم کی کوشش اور افضال الٰہیہ

بہرحال اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جو میری راہ میں اشاعتِ قرآن کی کوشش ہو گی وہ نہیں اس گروہ میں شامل نہیں کرے گی جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

عاملۃ ناصبۃ

بلکہ اس گروہ میں شامل کرے گی جس کے متعلق اسی نے فرمایا ہے۔

وجوہ یومئذ ناعمۃ
لسعیہا راضیۃ۔

یعنی جو اپنی کوشش کے نتیجہ سے راضی اور مطمئن ہوں گے اور وہ سمجھیں گے کہ ان کی کوشش کا نتیجہ بہت زیادہ نکل آیا۔ اس لئے کہ مثلاً ایک غریب آدمی ہے اس کی انتہائی کوشش دس روپے ہو سکتی ہے لیکن ساری دنیا میں اشاعت اسلام کے لئے دس روپے تو کوئی کوشش نہیں۔ مگر یہ بھی خدا تعالیٰ کا بڑا رحم ہے کہ انتہائی کوشش دس روپے بلکہ انتہائی کوشش چار آنے بھی اللہ تعالیٰ نے قبول فرمائی۔ اب یہ چار آنے کی انتہائی کوشش تھی جس کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی کتب میں فرمایا ہے۔ آپ نے ایسے لوگوں کا جنہوں نے چار آنے جیسی انتہائی کوشش کو پایا اور خدا کے حضور وہ قربانی پیش کر دی ان کا نام قیامت تک کے لئے دعا کے لئے محفوظ کر دیا۔

پس خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم قرآن کریم کی اشاعت کے لئے انتہائی کوشش کرو گے (خواہ وہ دنیا کی نگاہ میں دس روپے ہو یا دس آنے ہو یا دس پیسے ہو) تو اللہ تعالیٰ تم پر اپنے انتہائی فضل کرے گا اور اللہ تعالیٰ کے انتہائی فضلوں کا تو شمار بھی نہیں ہو سکتا اور اللہ تعالیٰ جو فضل نازل کرتا ہے انہیں ہم اپنی زندگیوں میں دیکھ رہے ہیں۔

غرض اللہ تعالیٰ نے ہمیں بڑا عظیم وعدہ دیا ہے۔ ہمیں یہ خوف نہیں کہ ہماری کوششیں رائیگاں جائیں گی۔ البتہ ہمیں یہ خوف ضرور ہے کہ ہماری کوششوں میں شیطانی وساوس کا گھن نہ لگ جائے۔ لیکن ہمیں ایک سیکنڈ کے لئے بھی یہ فکر پیدا نہیں ہوتی کہ اگر ہم نیک نیتی اور خلوص دل کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی محبت میں محو ہو کر کوئی کوشش کریں گے تو وہ ضائع چلی جائے گی۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے ہم سے وعدہ فرمایا ہے کہ ہماری ایسی کوششیں ضائع نہیں جائیں گی۔

دنیا کی جنت اور ہماری ذمہ داری

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

فی جنۃ عالیۃ

کہ ایسے لوگوں کو جنت ملے گی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ اس زندگی کی بھی ایک جنت ہے اور اس زندگی کی بھی ایک جنت ہے اور یہاں کی جنت بھی یعنی اس دنیا کی جنت بھی فی جنۃ عالیۃ کی مصداق ہے۔ جنت کی زندگی کے متعلق قرآن کریم نے جو بیانات دیئے ہیں۔ وہ اس پر بھی چسپاں ہوں گے اور دنیا کی جنت میں بھی لا تسمع فیہا لاغیۃ کوئی لغو بات نہیں کی جائے گی۔

دراصل اس میں ایک مومن پر بڑی ذمہ داری ڈالی گئی ہے۔ آج میں سوچ رہا تھا تو میرا دماغ اس طرف گیا کہ دنیا کامیابی کے بعد لغو باتوں میں مشغول ہو جاتی ہے۔ بچے میٹرک کا امتحان دے کر آتے ہیں تو سمجھتے ہیں کہ اب ہم فارغ ہیں اور بیٹھ کر گپیں ماریں گے۔ یہی حال ایف۔ اے کے امتحان دینے کے بعد ہوتا ہے۔ بی اے کے امتحان دینے کے بعد ہوتا ہے۔ ایم اے کے امتحان دینے کے بعد ہوتا ہے اور اجتماعات کے بعد ہوتا ہے۔ مثلاً اب آپ یہاں سے واپس جائیں گے تو کہیں گے آؤ ذرا سستا لیں۔ مگر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

لا تسمع فیہا لاغیۃ

خدا کی جماعتیں لغو باتوں میں ایک منٹ بھی ضائع نہیں کیا کرتیں۔

جلسہ سالانہ ہوتا ہے۔ دماغ تھکے ہوتے ہیں دعائیں کر کے اور باتیں سن کر۔ مگر ایک عقلمند انسان کا دماغ باتوں کو ذہن میں حاضر رکھنے کے لئے کوشش کرتا ہے۔ کیونکہ لا تسمع فیہا لاغیۃ کی رو سے یہ دنیوی جنت بھی ایسی ہے کہ اس میں وقت کے ضیاع کی اجازت نہیں ہے۔ امت محمدیہ جو اپنے مقام کو پہچانتی تھی ہے یا امت محمدیہ کے وہ حصے جو اپنے مقام کو پہچانتے ہیں، وہ کامیابی کے بعد لغو باتوں کی طرف نہیں جاتے۔ اسی واسطے کہ اگلی اور ایک نئی اور بڑی کامیابی کا وعدہ ہے اور اس کے لئے بھی انتہائی جدوجہد کی ضرورت ہے۔

(باقی)

ہر احمدی تحریک وقف عارضی میں شامل ہو

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

"مربیوں کو چاہیئے اور عام عہدہ داروں کو بھی چاہیئے بلکہ ہر احمدی کو چاہیئے کہ وہ اپنے نفس کو بھی اور اپنے بھائی کو بھی یہ تلقین کرے کہ وہ وقف عارضی میں شامل ہو۔"

(الفضل ۶۶ ۔ ۶ ۔ ۱)

جماعتی تربیت اور تعلیم قرآن پاک کے سلسلہ میں واقفین وقف عارضی کی بہت ضرورت ہے۔ زیادہ سے زیادہ احباب وقف فرمائیں۔ (ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن)

دفتر الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔
مینیجر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میرے شفیق و مہربان ابا جان

(عزیزہ فرحت تنویر بنت محترم شیخ روشن دین صاحب تنویر مرحوم، سابق ایڈیٹر الفضل)

یوں تو میرے پیارے ابا جان کی صحت عرصہ سے کمزور تھی مگر درمیان میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی دوائی کھانے سے صحت کافی اچھی ہوگئی اور آپ روزانہ صبح و شام بازار تک چلے جاتے تھے۔ پہلے سانس پھول جاتا تھا مگر ان گولیوں سے یہ تکلیف بھی رفع ہوگئی اچانک بارہ دسمبر کی شام کو بیت الخلاء جاتے ہوئے خندق میں گر گئے ان کی آواز سننے پر میرے بھائی مبارک احمد تنویر باہر آئے اور ابا جان کو خندق سے باہر نکالا ہم سب خدا تعالیٰ کی قدرت پر حیران رہ گئے کہ آپ کو بظاہر کوئی خراش تک نہ آئی۔ صرف بائیں طرف پسلیوں میں درد محسوس کرتے تھے۔ جس کا علاج کرتے رہے۔ میرے ماموں ڈاکٹر عبدالرؤف صاحب نے اچھی طرح معائنہ کیا اور خدا تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ادا کیا کہ چوٹ زیادہ نہیں آئی دس پندرہ روز کے بعد درد کی شکایت بھی نہ رہی لیکن ابا جان کمزور بہت ہوگئے۔ کھانا پینا چھوڑ دیا۔ جب ہم کہتے کہ آپ کھانا کیوں نہیں کھاتے تو جواب دیتے "دل نہیں کرتا تم مجھے کھانے کے متعلق کچھ نہ کہا کرو۔ میں اپنی خوراک گلوکوز سے پوری کر لیتا ہوں" آہستہ آہستہ کمزوری بہت زیادہ ہوگئی ہسپتال سے ڈاکٹر چوہدری عزیز صاحب کو بلایا گیا۔ انہوں نے اچھی طرح سے معائنہ کیا اور کہا کہ ان کو دل کی تکلیف ہے۔ اسی وقت ہسپتال پہنچایا گیا۔ اگلے روز دفتر الفضل سے آپ کے ساتھ کام کرنے والے رفیق عیادت کے لئے آئے۔ اُن کے جانے پر ۱۹ جنوری کی شام کو پانچ بجے کہنے لگے میری کاپی لاؤ (جس میں وہ نظمیں لکھا کرتے تھے) ہم نے کاپی دی تو کمزوری کی وجہ سے لکھ نہ سکے۔ مجھے کہنے لگے کہ "لکھو" چنانچہ آپ نے دو شعر لکھائے جن کا پہلا مصرعہ یہ تھا ؎

تنویر کے رفیق عیادت کو آئے ہیں

یہ میرے پیارے ابا جان کا آخری کلام تھا میں نے پڑھ کر سنایا۔ پھر خود گنگنانے لگے پھر مغرب و عشاء کی نمازیں ادا کیں دلیہ کھایا، دو ابیاں کھائیں پھر آرام و سکون سے لیٹ گئے۔ ابھی ہم بیٹھے بھی نہ تھے کہ ابا جان کا سانس بند ہونا شروع ہوگیا میں نے فوراً نیچے جاکر بجلی نرس کو بتایا وہ فوراً آئے آکسیجن دی کورامین کا ٹیکہ لگایا مگر سانس کی تکلیف جاری رہی۔ گھر سے بھائی مبارک احمد اور حبیب الرحمان (جو کہ میرا خالہ زاد بھائی ہے) کو بلایا گیا۔ اڑھائی بجے تک مسلسل ہم سب کی نگاہیں آپ پر جمی رہیں کہ ایک دم آپ کا سانس رک گیا ڈاکٹر کے آنے سے قبل ہی آپ نے اپنی جان خدا تعالیٰ کے سپرد کردی۔

انا للہ و انا الیہ راجعون

ابا جان ہم سب کو روتا بلکتا چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہوگئے ؎

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

میرے پیارے ابا جان مجھ سے بہت محبت کرتے تھے۔ اگر کبھی مجھے اسکول سے دیر ہوجاتی تو باہر سڑک پر مجھے دیکھنے آتے اور جب تک میں نظر نہ آتی وہیں کھڑے رہتے۔ بیماری کے ایام میں جب اسکول جاتے وقت سلام کے لئے ان کے کمرے میں جاتی تو کچھ نہ کچھ پیسے ضرور دیتے۔ جب تک میں اسکول سے نہ آتی کھانا نہ کھاتے اور کہتے کہ ابھی فرحت نہیں آئی۔ میرے آنے پر کھانا کھاتے ان کی وفات سے ہم ایک نہایت شفیق باپ کی محبت اور دعاؤں سے محروم ہوگئے ہیں۔ اس صدمہ سے ہم نڈھال ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث و خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام و احباب جماعت کی خدمت میں عاجزانہ دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ ہمارے پیارے ابا جان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ہمیں صبر جمیل عطا فرمائے ہمارا حامی و ناصر ہو اور ہمیشہ ہمیشہ اپنے رحم و کرم کی بارش ہم پر برساتا رہے نیز میرے بڑے بھائی جان جمال الدین آجکل سفر پر ہیں خدا تعالیٰ سفر میں ان کا حامی و ناصر ہو اور خیریت سے واپس لائے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

اعلانات دارالقضاء

۱۔ مکرم بشیر احمد ملک صاحب 3/7 فیض محمد روڈ کوئٹہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم غلام حسین صاحب ملک مرحوم وفات پا چکے ہیں۔ مرحوم نے اپنی جائداد دو مکان چھوڑے ہیں جن کی کل مالیت -/۲۴۰۰۰ روپے ہیں۔ مذکورہ رقم مرحوم کے مندرجہ ذیل ورثاء میں بحصص شرعیہ تقسیم کرنے کا فیصلہ صادر فرمائیں۔ (۱) عنایت بیگم صاحبہ بیوہ (۲) بشیر احمد صاحب ملک (۳) نذیر احمد صاحب ملک (۴) محمود احمد صاحب ملک (۵) ناصر سعید احمد صاحب ملک پسران (۶) سرور بیگم صاحبہ (۷) جمیلہ بیگم صاحبہ (۸) نصرت جہاں صاحبہ دختران غلام حسین صاحب ملک مرحوم۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دارالقضاء)

۲۔ محترمہ خیر النساء نصرت صاحبہ معرفت حکیم مبارک احمد خان صاحب امین آباد ضلع گوجرانوالہ نے درخواست دی ہے کہ میری والدہ محترمہ شہزادی بیگم صاحبہ بیگم چوہدری محمد نذیر خان صاحب امین آباد گوجرانوالہ کا مورخہ ۲۴/۳/۶۹ کو انتقال ہو چکا ہے۔ مرحومہ کے نام قطعات ۲۹-۱۱-۱۰ بلاک نمبر ۲ واقع محلہ دارالنصر رقبہ دو کنال الاٹ ہے۔ میرے علاوہ میرا ایک حقیقی بھائی معین الدین احمد صاحب اس اراضی کے وارث ہیں

لہذا استدعا ہے کہ مذکورہ قطعات ہم دونوں بہن بھائی کے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرمائیں۔ اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے حج بیت اللہ شریف کا دوسری مرتبہ موقعہ عطا فرمایا۔ والدہ صاحبہ محترمہ برکت بی بی صاحبہ بیوہ نور محمد صاحب مرحوم بھی بذریعہ بحری جہاز پہنچیں۔ الحمدللہ

میرے بچپن کے زمانہ کی بات ہے کہ میری خالہ دولت بی بی صاحبہ اہلیہ حکیم اللہ دتا صاحب مرحوم شاہپوری نے باتوں باتوں میں مجھے فرمایا کہ جب بڑے ہوگے تو حج کروانا اللہ تعالیٰ کی تقدیر تھی کہ ان کی وفات قادیان میں ہوئی اور وہ بہشتی مقبرہ قادیان میں دفن ہوئیں۔ ان کی اس بات کو یاد کرکے میں نے اس دفعہ حج اپنی خالہ مرحومہ کی طرف سے کیا۔ الحمدللہ کہ اللہ تعالیٰ نے توفیق بخشی۔

اس سے پیشتر مجھے توفیق عطا ہوئی کہ اپنے والد صاحب مرحوم شیخ نور محمد صاحب شاہپوری کی طرف سے مکرم مرزا عبداللطیف صاحب درویش قادیان کو حج بدل کروا دیا ۱۹۶۷ء میں مجھے اللہ تعالیٰ نے توفیق عطا فرمائی کہ حج اکبر ادا کیا۔ احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ میری ناچیز خدمت کو قبول فرمادے اور اس سے نیکیوں کی توفیق بخشے

(ایم فضل الدین آف لائبیریا)

۲۔ میری بیوی کو فرش پر گرنے سے بازو پر سخت چوٹ آگئی ہے اور سخت تکلیف میں ہے۔ میو ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ بزرگان دین سے درد مندانہ درخواست ہے کہ میری بیوی کی صحت اور تندرستی کے لئے دعا فرمادیں۔

(ڈاکٹر رحمت اللہ میڈیکل پریکٹیشنر قلعہ صوبا سنگھ)

۳۔ محمد رمضان باورچی کی ٹانگ ٹوٹ گئی ہے احباب دعا کریں خدا تعالیٰ انہیں جلدی صحت دے۔ (سید شاہ میر احمد اشرف لنگر خانہ ربوہ)

۴۔ خاکسار کی والدہ محترمہ ۲۷ جنوری ۱۹۷۲ء سے بعارضہ شدید نمونیہ بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ خاکسار کی والدہ محترمہ کو شفائے کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔ (محمد شفیع کلرک ڈی سی آفس گوجرانوالہ)

۵۔ میرے بڑے بھائی بشیر اللہ صاحب فوزی ٹائیفائڈ بخار کی وجہ سے بیمار ہیں۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میرے بھائی کو صحت کاملہ عطا فرمائے (نذیر اللہ رازی۔ ربوہ)

۶۔ میری والدہ محترمہ عرصہ ۱۵ یوم سے بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ کمزوری زیادہ ہے۔ احباب کرام دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے میری والدہ کو شفائے عاجلہ صحت مند زندگی عطا فرمائے۔ (مبشر احمد گوجرانوالہ)

۷۔ میرے والد صاحب ٹھیکیدار محمد عبدالخالق صاحب بعارضہ ٹائیفائڈ بخار گذشتہ دو ہفتوں سے بیمار ہیں۔ بہت کمزور ہوگئے ہیں اور چلنے پھرنے سے معذور ہیں احباب جماعت سے ان کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (عبدالسمیع احمد لدھڑی)

۸۔ میرا مقدمہ بہت عرصہ سے زیر بحث تھا۔ عنقریب اس کا فیصلہ ہونے والا ہے۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس مقدمہ میں کامیابی سے بری کرے۔

(نصیر احمد پشاور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امداد درویشاں کے لئے عطیہ جات

ماہ جنوری ۷۲ء میں جن احباب نے امداد درویشاں کے لئے عطیہ جات دیئے ہیں ان کے نام شکریہ کے ساتھ شائع کئے جاتے ہیں۔ احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی کو قبول فرمائے اور اپنے حضور سے انہیں اس کی بہترین جزا بخشے۔

(ناظر خدمت درویشاں)

ڈاکٹر اقبال احمد خان صاحب مظفر گڑھ	۲۵/۰۰	روپے
محمد طفیل صاحب ۱۶/۱ موہنی سٹریٹ محلہ بجلی گھر سیالکوٹ بذریعہ دفتر P.3 ربوہ	۵/۰۰	روپے
مبارک احمد خان صاحب فیکٹری ایریا ربوہ	۵/۰۰	روپے
چوہدری حمید احمد صاحب خالد جامعہ احمدیہ ربوہ ربوہ	۵/۰۰	روپے
شیخ محمد یوسف صاحب لائل پور	۵/۰۰	روپے
دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ	۷۴/۵۰	روپے
حضرت مولوی محمد الدین صاحب پنشنر (صدر صدر انجمن احمدیہ ربوہ)	۵/۰۰	روپے
سیکرٹری صاحب مال دار الصدر (ج) ربوہ	۳/۰۰	روپے
مرزا عبدالرحمن صاحب محاسب جماعت احمدیہ کراچی	۲۳۶/۸۰	روپے
غلام حسین صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ پسرور ضلع سیالکوٹ	۱۱/۰۰	روپے
عبدالہادی صاحب ناصر محمد آباد۔ ضلع نواب شاہ (سندھ)	۹۸/۰۰	روپے
ماسٹر منظور احمد صاحب محمود آباد ضلع تھرپارکر سندھ	۱۰/۰۰	روپے
حکیم محمد رمضان صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ میانی ضلع سرگودھا	۵۰/۰۰	روپے
محمد الطاف حسین صاحب خیبر لاج مری۔	۲/۰۰	روپے
محمد سلیم خان صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ پشاور	۵/۰۰	روپے
محمد حسین صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ چکوال	۴۷/۵۰	روپے
محمد اکرم صاحب محاسب جماعت احمدیہ گوجرانوالہ	۵۰/۵۰	روپے
اصغری بیگم صاحبہ بذریعہ چوہدری عبدالواحد صاحب ربوہ	۲۰/۰۰	روپے
سید ناصر ارتضیٰ علی صاحب کراچی	۲۰/۰۰	روپے
عبدالغنی صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ بستی مندرانی ضلع ڈیرہ غازیخاں	۷/۵۰	روپے
محترمہ بیگم میجر رحمت علی صاحب کوئٹہ	۲۵/۰۰	روپے
محمد اکمل صاحب سیکرٹری مال چک ۱۶۶ مراد بہاول نگر	۵/۰۰	روپے
محمد حنیف صاحب قیصر ملتان شہر	۱/۰۰	روپے
مرزا عبدالرحمن صاحب محاسب جماعت احمدیہ کراچی	۱۱۶/۲۵	روپے
دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ بحساب محترمہ خالدہ ادیب صاحبہ لاہور	۱۵/۰۰	روپے
دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ	۱۰/۰۰	روپے
صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ بحساب لجنہ اماء اللہ کوئٹہ	۱۱/۰۰	روپے
محمد اکرم صاحب محاسب جماعت احمدیہ گوجرانوالہ	۲/۰۰	روپے
محمد الطاف حسین صاحب خیبر لاج مری	۲/۰۰	روپے
میاں محمد بشیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ جھنگ	۵/۰۰	روپے
محمد امین صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ اوکاڑہ ضلع ساہیوال	۲۴/۰۰	روپے
ایک دوست بذریعہ وکالت مال ثانی تحریک جدید ربوہ	۵۰/۰۰	روپے
مرزا عبدالرحمن صاحب محاسب جماعت احمدیہ کراچی۔	۱۷/۵۰	روپے
چوہدری نذیر احمد صاحب معرفت اے آر صدیقی میرپور خاص (سندھ)	۵/۰۰	روپے
محمد عیسیٰ صاحب راجہ جنگ (لاہور)	۲/۰۰	روپے

اعلان نکاح

میرے لڑکے عزیزم نسیم احمد کا نکاح عزیزہ ناہید ضیاء بی اے بنت مکرم چوہدری عطاء اللہ ضیاء صاحب کے ساتھ مورخہ ۱۷/۹/۷۱ کو بعد نماز جمعہ احمدیہ ہال کراچی میں پچیس ہزار روپیہ حق مہر پر محترم سید سجاد علی صاحب نے پڑھا نکاح کے دو ماہ بعد عزیزم نسیم احمد انجنیئرنگ کی اعلیٰ تعلیم کے لئے انگلینڈ روانہ ہو گئے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت کرے آمین

(عبدالرؤف اسسٹنٹ ڈائریکٹر ویلفیئر اینڈ ڈاک لیس دفتر پوسٹماسٹر جنرل لاہور)

اجتماعی وقار عمل

مورخہ ۱۴ر جنوری بروز جمعہ صبح ۸ بجے مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ نے ایک اجتماعی وقار عمل ساہیوال روڈ پر منایا۔ مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ نے گزشتہ سال بھی اسی روڈ پر چار کامیاب اجتماعی وقار عمل منائے جس کے نتیجہ میں دو ہزار فٹ سے زائد لمبی اور ۳۰ فٹ چوڑی سڑک پر مٹی ڈالی جا چکی ہے

مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کا یہ پانچواں اجتماعی وقار عمل بھی اسی جگہ منایا گیا جس میں خدام نے سو فٹ لمبی سڑک پر مٹی ڈالی۔ باوجود موسم کی خرابی کے خدام نے کافی تعداد میں شرکت کی۔ وقار عمل ایک گھنٹہ جاری رہا۔ وقار عمل کی جگہ حلقہ وار تقسیم کر کے جملہ مجالس خدام الاحمدیہ ربوہ کے ذمہ معین حصہ کر دیا گیا تھا۔ وقار عمل کا سامان ایک روز قبل جائے وقار عمل پر بھجوا دیا گیا تھا۔

وقار عمل کے اختتام پر مکرم چوہدری سمیع اللہ صاحب سیال مہتمم مقامی نے اور مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ نے خدام سے خطاب فرمایا۔ آخر میں صدر صاحب مجلس نے دعا کرائی اور وقار عمل ختم ہوا۔

معتمد مقامی ربوہ

رپورٹ اجلاس عام خدام الاحمدیہ ربوہ

مورخہ ۲۴ر جنوری ۱۹۷۲ء بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کا ماہانہ اجلاس مکرم چوہدری سمیع اللہ صاحب سیال مہتمم مقامی ربوہ کی زیر صدارت تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوا جو مکرم مشہود الحق صاحب نے کی۔ تلاوت کے بعد مکرم مہتمم صاحب مقامی نے عہد دہرایا اس کے بعد صدر پروگرام مکرم بشارت احمد صاحب بشیر سابق مشنری انچارج گھانا نے تقریر کی جس میں آپ نے گھانا کے تبلیغی اور ایمان افروز واقعات بیان فرمائے اور وہاں کی تبلیغی سرگرمیوں اور ان کے نتائج پر نہایت عمدگی سے روشنی ڈالی۔

اسی طرح مکرم خان بشیر احمد صاحب رفیق سابق امام مسجد لندن نے "انگلستان میں خدام الاحمدیہ اور وقار عمل" کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ انگلستان میں خدام الاحمدیہ وقار عمل کے تحت بعض امور سر انجام دیتے ہیں جس سے وہاں کی جماعت کو مالی لحاظ سے کافی بچت ہو جاتی ہے انہوں نے بتایا کہ وہاں کی احمدیہ مسجد کا جو باغیچہ ہے اس کی نگرانی اور دیکھ بھال کا کام سالہا سال سے خدام الاحمدیہ نے اپنے ذمہ لے رکھا ہے اور اس طرح علیحدہ مالی رکھنے اور اس کے کثیر اخراجات سے بچت ہوتی ہے اسی طرح مسجد کی عمارت کا رنگ بھی وہاں کی خدام الاحمدیہ نے کیا۔

اس اجلاس کی کارروائی ایک گھنٹہ جاری رہی بالآخر مکرم بشارت احمد صاحب بشیر نے دعا کرائی جس کے بعد یہ اجلاس ختم ہوا۔ اس اجلاس میں چھ صد سے زائد خدام نے شرکت کی۔

معتمد خدام الاحمدیہ ربوہ

ضروری اعلان

خریداران الفضل کے پتہ جات کی چٹیں چھپوائی جا رہی ہیں۔ جن احباب نے اپنے پتہ میں تبدیلی یا کوئی درستی وغیرہ کروائی ہو وہ اپنے صحیح پتہ سے اطلاع دیں نیز اپنا پتہ صاف ستھرا اور خوشخط تحریر فرمادیں تاکہ تعمیل کرنے میں کوئی دشواری پیش نہ آوے۔ پتہ تحریر کرتے وقت اپنے خریداری نمبر کا حوالہ ضرور لکھا کریں جو کہ آپ کے پتہ کی چٹ کے اوپر درج ہوتا ہے

(مینیجر الفضل)

درخواست دعا

خاکسار کی والدہ محترمہ ایک عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں گذشتہ چند دنوں سے بیماری کی شدت اختیار کر گئی ہے۔ اور اس وقت فضل عمر ہسپتال ربوہ میں زیر علاج ہیں۔ احباب ان کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کے لئے دعا فرمادیں۔ (عبدالکریم خالد دار الصدر غربی ربوہ)

بعدالت جناب مسٹر غلام مرتضیٰ صاحب چوہدری پی سی ایس ڈپٹی کمشنر

باختیارات ایڈیشنل سیٹلمنٹ کمشنر (اراضیات) جھنگ

بمقدمہ رقبہ جات دیہاتی ملکیتی غیر مسلم واقعہ ضلع جھنگ منسوخ شدہ زیر دفعہ ۱۰-۱۱ سیٹلمنٹ ایکٹ ۱۹۵۸ء

دیہاتی رقبہ جات ملکیتی غیر مسلم واقعہ ضلع جھنگ جو ایک دفعہ مہاجرین کو الاٹ ہو کر بوجہ بوگس یا زائد از استحقاق ہونے کے زیر دفعہ ۱۰-۱۱ سیٹلمنٹ ایکٹ ۱۹۵۸ء سابقہ الاٹیان کے نام سے خارج کئے جا چکے ہیں کی مکرر الاٹمنٹ مورخہ ۲۱/۲/۱۹۷۲ کو بمقام جھنگ صدر در کمرہ عدالت زیر دستخطی بوقت ۱۰ بجے صبح عمل میں لائی جائے گی۔ لہٰذا ہر دیہاتی مہاجر کلیمنٹ کو جس کا کلیم فارم ہے یونٹ سرٹیفکیٹ بقایا از الاٹمنٹ متعلقہ مواضعات ضلع ہذا میں زیر التواء پڑے ہیں مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ بغرض تکمیل کارروائی اور الاٹمنٹ تاریخ مقام وقت مقررہ پر حاضر آوے۔

آج ۸/۲/۱۹۷۲ کو ہمارے دستخط و مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

مہر عدالت — دستخط حاکم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیرالیون سے ایک احمدی ڈاکٹر کا خط

اللہ تعالےٰ معجزانہ طور پر مریضوں کو شفا عطا کرتا ہے

مکرم، ڈاکٹر سردار محمد حسن صاحب ایم بی بی ایس نے اللہ تعالےٰ کے فضل سے سیرالیون میں پہنچ کر نصرت جہاں "آگے بڑھو" پروگرام کے تحت احمدیہ نصرت جہاں کلینک نمبر ۳ روکوپور میں ۲۰؍۱؍۷۱ سے خدمتِ خلق کا کام شروع کر دیا تھا۔ ان کا کام محض اللہ تعالےٰ کے فضل سے ترقی کی راہوں پر گامزن ہے۔ ان کے میڈیکل کلینک کا باقاعدہ رسمی افتتاح مورخہ ۱۸ر دسمبر ۷۱ء کو عمل میں آیا تھا ان کا ایک خط درج ذیل ہے امید ہے قارئین کرام کے لئے ازدیادِ ایمان کا باعث ہوگا۔

"اللہ تعالےٰ معجزانہ طور پر مریضوں کو شفا عطا فرما رہا ہے میں نے ایک مریضہ کے لئے حضور کو دو بار دعا کے لئے لکھا تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ میں خود بھی مایوس ہو گیا تھا کیونکہ ایسے مریض عموماً پانچ فیصدی ہی ٹھیک ہوتے ہیں مریضہ کے لواحقین مجھے بار بار پوچھتے کہ آیا ٹھیک ہونے کی امید ہے یا نہیں۔ میں نے صاف صاف تمام حقیقت سے انہیں آگاہ کیا اور انہیں ایک دوائی لکھ دی کہ بازار سے خرید کر اسے استعمال کرائیں اس کے گھر والے حالت سن کر دوائی خریدنے کو تیار نہ تھے مگر مریضہ کے اصرار پر وہ لے آئے اور استعمال کراتے رہے۔ اچانک چند روز قبل وہ میرے پاس آئی اور میں پہچان بھی نہ سکا وہ بالکل ٹھیک ٹھاک تھی۔ الحمد للہ۔

اس نے اتنے مریضوں کے سامنے مجھے اس قدر اپنی زبان میں دعائیں دیں کہ اللہ تعالےٰ کے خاص احسان پر میری آنکھوں سے آنسو (شکرانے کے) نکل آئے۔ اللہ تعالےٰ کس قدر مہربان ہے خود ہی راہنمائی فرمایا کرتا ہے اور خود ہی برکت ڈالتا ہے"

احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالےٰ محض اپنے فضل سے مغربی افریقہ میں جانے والے ہمارے تمام ڈاکٹروں کو اپنی حفاظت میں رکھتے ہوئے ہر شر سے بچائے۔ اور اس میدان میں نہیں نمایاں ترقی عطا فرمائے۔ تا وہاں جلد اسلام کا بول بالا ہو۔ نیز ہمارے وطن عزیز پاکستان کا نام بھی چمکے۔ آمین۔

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

اسلام آباد ۱۶ر فروری۔ صدر بھٹو نے بھارت میں قید پاکستانی فوجیوں اور سول ملازمین کی حالت پر گہری تشویش کا اظہار کیا ہے اور کہا ہے کہ میں اس سلسلے میں کسی بھی وقت ہندوستانی لیڈروں سے ملاقات کرنے کے لئے تیار ہوں۔

آج آپ نے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کے خصوصی نمائندے مسٹر گھیارڈی سے ملاقات کرتے ہوئے انہیں اپنی اور پاکستانی عوام کی طرف سے گہری تشویش سے آگاہ کیا۔ آپ نے کہا جنگی قیدیوں کا مسئلہ پاک بھارت تعلقات کی اہم کڑی ہے یہ دونوں ملکوں کے آئندہ تعلقات پر گہرے طور پر اثر انداز ہوگا۔ آپ نے خاص طور پر بیمار اور زخمی قیدیوں کے بارہ میں از حد تشویش کا اظہار کیا اور کہا کہ بھارت کی طرف سے مشرقی پاکستان پر حملے کے خلاف اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی اور سلامتی کونسل کے ممبران کی اکثریت نے جس طرح غیر معمولی طور پر آواز بلند کی تھی اسی طرح اقوام متحدہ کو جنگی قیدیوں کے مسئلہ پر بھی خاص توجہ دینی چاہیئے اسی طرح ڈھاکہ کی انتظامیہ بالخصوص شیخ مجیب الرحمٰن کو اس امر کی طرف توجہ دلانی چاہیئے کہ وہ مشرقی پاکستان میں مقیم غیر بنگالی مسلمانوں کی حفاظت کی ضمانت دیں۔ آپ نے کہا بین الاقوامی برادری کا فرض ہے کہ وہ جنگی قیدیوں کی رہائی پر زور دے اور مؤثر طور پر بھارت کو اس طرف توجہ دلائے۔ آپ نے کہا مغربی پاکستان میں بنگالی ہر طرح محفوظ ہیں جب کہ مشرقی پاکستان میں پاکستان کی حمایت کرنے والے لوگ خوف و دہشت کے درمیان زندگی گزار رہے ہیں

اسلام آباد ۱۶ر فروری باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ صدر بھٹو نے دوست ممالک کے ذریعے جنگی قیدیوں کی جلد واپسی کے لئے کئی اہم اقدام کئے ہیں۔

ملتان ۱۶ر فروری۔ گورنر پنجاب جناب غلام مصطفےٰ کھر نے کہا ہے کہ حکومت نے مناسب دام پر آٹا اور گیہوں دستیاب کرنے کے لئے متعدد اقدام کئے ہیں امید ہے کہ اس بارہ میں عوام کی مشکلات جلد دور ہو جائیں گی۔

ضروری اعلان برائے توجہ لجنات اماء اللہ

تاریخ لجنہ کی دوسری جلد چھپ گئی ہے جو ۱۹۴۷ء سے لے کر ۱۹۵۸ء تک کے حالات پر مشتمل ہے امسال جلسہ سالانہ نہ ہونے کی وجہ سے لجنات ربوہ آکر کتاب نہیں لے سکیں۔ اب ہر لجنہ اپنی اپنی ممبرات کے تعداد کے حساب سے کتاب منگوانے کا آرڈر بھجوائے۔ قیمت ۱۲ روپے فی جلد ہے پہلی جلد کی قیمت ۱۵ روپے ہے دونوں جلدیں اکٹھی ۲۵ روپے میں مل سکتی ہیں۔

اسی طرح لجنات رپورٹ سالانہ بھی منگوائیں جب تک لجنات رپورٹ نہیں منگوائیں گی انہیں سال بھر کے پروگراموں کا علم نہیں ہو سکتا۔ رپورٹ کی قیمت ڈیڑھ روپیہ فی کاپی ہے

آرڈر بھجواتے وقت یہ وضاحت بھی کر دیں کہ رپورٹ اور تاریخ بک پوسٹ کر دی جائے یا وی پی بھجوا دیں۔

مریم صدیقہ
(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

ہمارے تاجر احباب توجہ فرمائیں

سیدنا حضرت فضل عمر المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ تاجر حضرات کے بارے میں فرماتے ہیں کہ :۔

"ہر ہفتہ کے پہلے دن جو بھی پہلا سودا ہو (گاہک) خواہ تھوڑے نفع والا ہو۔ خواہ زیادہ نفع والا ہو۔ وہ مسجد فنڈ (تعمیر مساجد ممالک بیرون) میں دے دیا جائے"

اللہ تعالےٰ ہمارے تاجر حضرات کے اخلاص اور اموال میں زیادہ سے زیادہ برکت ڈالے اور سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ کے مذکورہ بالا ارشاد بابرکت کے مطابق عمل پیرا ہو کر اللہ تعالےٰ سے اس کے خاص فضلوں اور انعامات کے وارث ہوں۔ (قائم مقام وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

یہ اسامیاں خالی ہیں!

۱۔ لیکچرار ریاضی : کم از کم سیکنڈ کلاس ایم ایس۔ سی
۲۔ لیبارٹری اسسٹنٹ : الف ایس سی یا میٹرک سائنس فرسٹ کلاس

تنخواہ صدر انجمن احمدیہ کے منظور شدہ گریڈ کے مطابق ہوگی۔

درخواستیں بنام پرنسپل فوری طور پر مطلوب ہیں۔ تصدیق صدر یا امیر جماعت بھی شامل ہو۔

(پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ)

سپرنٹنڈنٹ کی ضرورت

نصرت گرلز ہائی سکول کے بورڈنگ کے لئے ایک سپرنٹنڈنٹ کی ضرورت ہے انجمن کا مقرر کردہ الاؤنس مل سکے گا۔ صرف وہی بہنیں درخواست دیں جو معلمہ رہ چکی ہوں اور دن رات ہوسٹل میں طالبات کے پاس رہ سکیں نیز آمد و خرچ کا حساب رکھ سکیں۔ امیر مقامی کی سفارش سے درخواست بنام مینیجر صاحب نصرت گرلز سکول ربوہ ۲۵؍۲ تک پہنچ جانی چاہیئے۔

(مینیجر)

ربوہ کے لئے آٹے کا ناکافی کوٹہ

ربوہ کے شہریوں کے لئے متعلقہ محکمہ نے ۱۲ چھٹانک فی کس کے حساب سے ایک صد بوری آٹا فی ہفتہ کا کوٹہ مقرر کیا ہے حالانکہ یہ کوٹہ صرف ٦ ہزار افراد کے لئے (۱۲ چھٹانک فی کس کے حساب سے) کافی ہو سکتا ہے جب کہ اس وقت ربوہ کی آبادی تیرہ ہزار ہے اس لحاظ سے کم از کم دو صد بوری فی ہفتہ کی منظوری ہونی چاہیئے۔ ورنہ نصف سے زیادہ آبادی آٹے سے محروم رہ جاتی ہے

متعلقہ حکام سے درخواست ہے کہ وہ اہل ربوہ کی اس جائز اور اشد ضرورت کے مطابق آٹے کا کوٹہ منظور کریں۔

درخواستِ دعا

مکرم میاں اقبال احمد صاحب ایڈووکیٹ راجن پور عرصہ ایک ماہ سے بیمار ہیں آپ کی آنتوں میں زخم تشخیص ہوا ہے جس کی وجہ سے ہر وقت آپ کو شدید درد رہتا ہے احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ عزیز موصوف کو کامل و عاجل شفا عطا کرے۔ آمین
(غلام نبی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ راجن پور)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴